تصویری کہانی سلسلہ
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے!
معظم جاوید بخاری

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے!
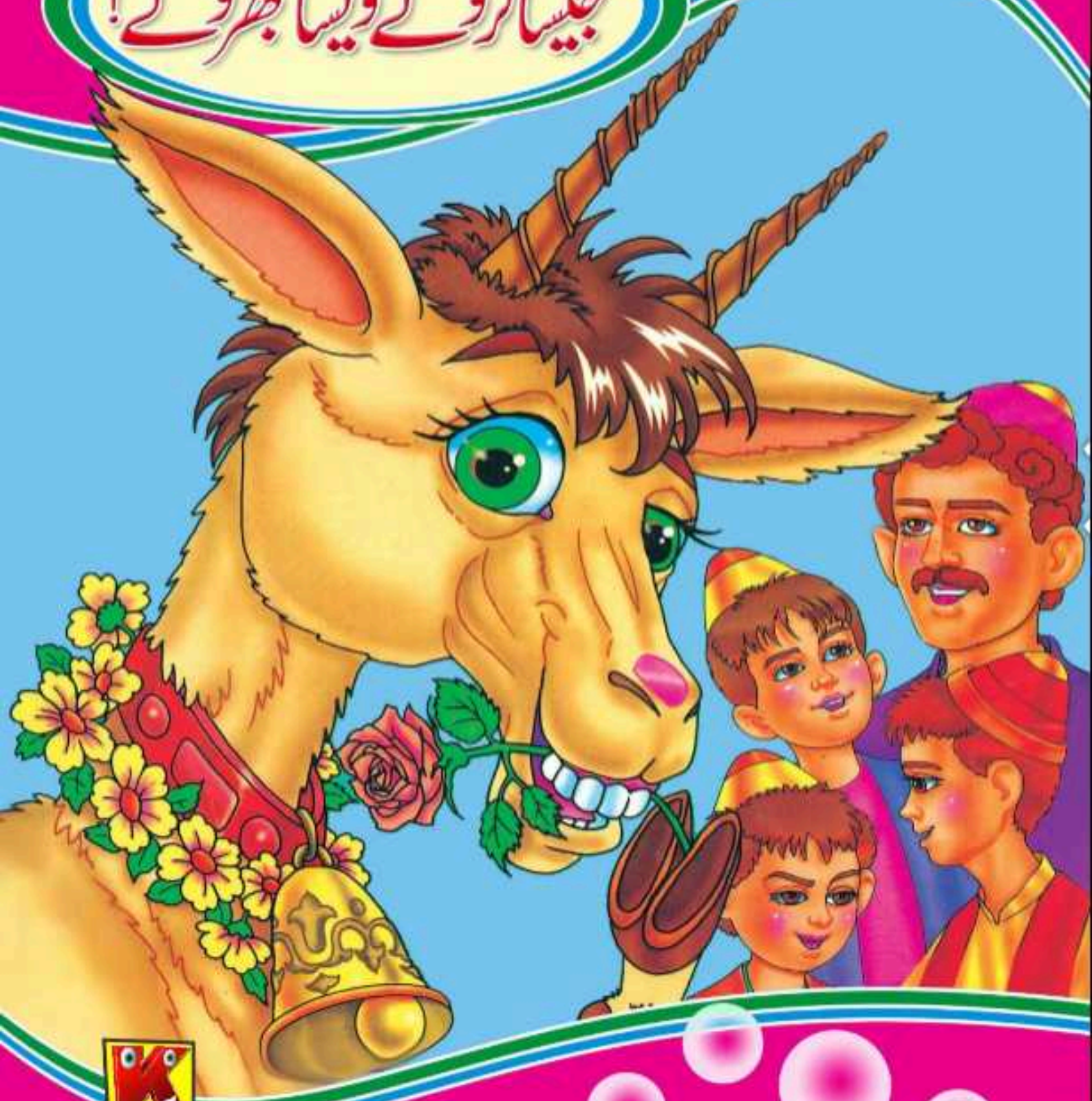
تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ سب بچے نانی اماں کے گرد جمع ہو گئے اور کہانی سنانے کی فرمائش کرنے لگے۔ نانی اماں اکثر بچوں کو بڑے مزے مزے کی کہانیاں سنایا کرتی تھی۔ نانی اماں نے بچوں کی ضد پر انہیں ایک کہانی سنانے کی فیصلہ کیا۔ وہ بولیں۔ بچو! آج جو کہانی میں سنانے لگی ہوں، اس میں جھوٹ اور مکر و فریب کی سزا کا قصہ چھپا ہے۔ جھوٹ بولنا نہایت بری بات ہے اور اللہ جھوٹ بولنے والے کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ اسی طرح کسی کو دھوکا دینا بھی بری بات ہے۔ دھوکہ دینے والا شخص دراصل دوسرے کو نہیں بلکہ خود کو دھوکہ دیتا ہے اور اسی دھوکے کا شکار ہو کر اکثر نقصان اُٹھاتا ہے۔ سب بچوں نے نانی اماں کی بات سن کر کہا کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں
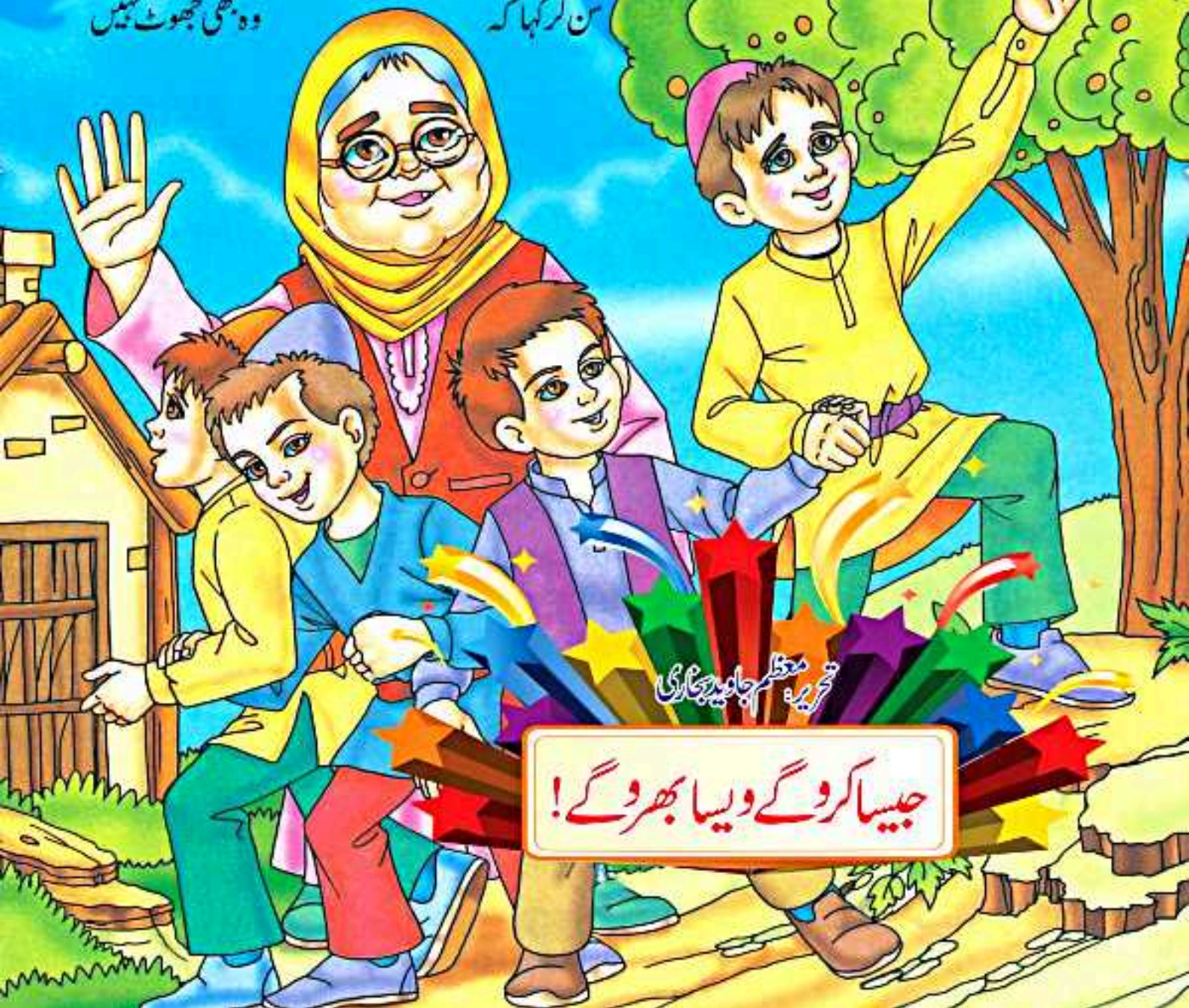
بولیں گے اور نہ ہی وہ کسی کو فریب دینے کی کوشش کریں گے۔ نانی اماں نے انہیں شاباش دی اور کہانی سنانا شروع کی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا اور اس کے تین بیٹے تھے۔ وہ تینوں بڑے شرارتی اور نٹ کھٹ تھے۔ وہ سارا دن کھیلتے کودتے اور خوب ہلا گلہ مچاتے۔ کسان بڑا نیک اور شریف آدمی تھا۔ اس نے اپنے بچوں کی شرارتوں پر کبھی برا نہیں منایا تھا۔ کسان کے پاس ایک بکری تھی جو اسے بڑی عزیز تھی۔ وہ روزانہ بکری کو اچھی طرح نہلاتا دھلاتا اور پھر کھلی فضا کی سیر کراتا۔ بکری چراگاہ میں خوب سیر ہو کر گھاس چرتی اور شام کو ڈھیر سارا دودھ دیتی۔ سارا گھر دودھ استعمال کرتا اور خوب مزے مزے کے پکوان پکتے۔ کسان نے بکری کے گلے میں ایک گھنٹی باندھ رکھی تھی۔ کسان جب بکری سے باتیں کرتا تو وہ گردن ہلا کر گھنٹی بجاتی جس سے کسان کو معلوم ہو جاتا کہ بکری کیا جواب دے رہی ہے؟ ایک دن کسان کھیت میں مصروف تھا تو اس نے بڑے بیٹے کو ہدایت کی کہ وہ بکری کو باہر لے جائے تاکہ وہ گھاس پھوس کھالے۔ بڑا بیٹا بکری کو ساتھ لیکر باغ میں چلا گیا۔ بکری حسب عادت گھاس پھوس چرتی رہی۔ باغ میں بڑا بیٹا اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کود میں مشغول رہا۔ بکری کو یہ دیکھ کر بڑا غصہ آیا کہ وہ اکیلی چر رہی ہے اور لڑکا اس کی خدمت کرنے کی بجائے اپنے کھیل میں مست ہے۔ بہر حال وہ دن ایسے ہی گزر گیا۔ کسان اگلے دن بھی کھیت میں مصروف رہا اور اسے وقت نہیں ملا۔ اس نے بکری کو باغ میں لے
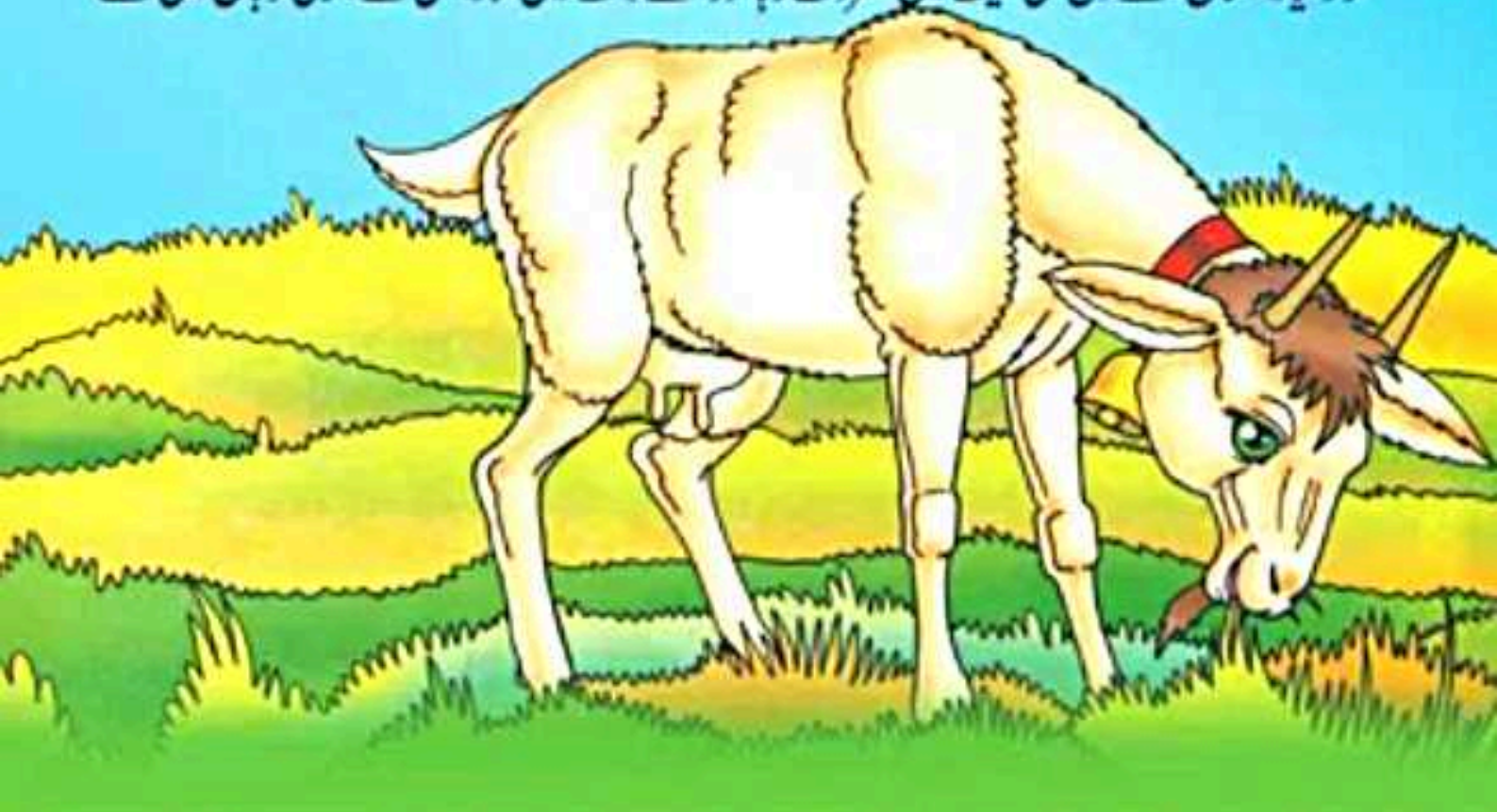
جانے کی ذمہ داری بڑے بیٹے کو سونپ دی۔ بکری نے جب دیکھا کہ اس کا مالک اس پر توجہ نہیں دے رہا ہے تو اس نے مالک کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے دودھ دینے کی مقدار کم کر دی۔ کسان بکری سے بے فکر اپنے کھیت میں مصروف رہا اور بکری کی ذمہ داری بڑے بیٹے پر ہی رہی۔ بڑا بیٹا بکری کے بہانے خوب کھیلتا رہتا۔ جب دو تین دن گزر گئے تو کسان کی بیوی نے کسان کو بتایا کہ بکری نے دودھ دینا کم کر دیا ہے جس سے گھر کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ کسان نے بڑے بیٹے کو ہدایت کی کہ وہ بکری کو پیٹ بھر کر گھاس کھلایا کرے لیکن بکری نے اپنی روش برقرار رکھی۔ مزید کچھ دن گزرنے کے بعد کسان کو بکری کی صحت کی

فکر لاحق ہوئی۔اس نے بکری کو دوا کھلانے کی کوشش کی مگر بکری نے دوا نہیں کھائی۔کسان نے اس سے دریافت کیا کہ کیا وہ اس سے ناراض ہے تو بکری نے انکار میں سر ہلا دیا۔کسان نے اس سے پوچھا کہ اسے باغ کی گھاس پسند نہیں تو بکری نے انکار میں سر ہلایا۔کسان نے اس سے کافی پوچھنے کی کوشش کی کہ اسے کیا تکلیف لاحق ہے کہ وہ کم دودھ دینے لگی ہے مگر بکری نے کوئی واضح جواب نہیں دیا اچانک کسان کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔اس نے بکری سے پوچھا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کا بڑا بیٹا باغ میں چوری چوری اس کا دودھ پیتا ہے۔بکری نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔یہ سن کر کسان کو بڑا غصہ آیا۔اس نے بڑے بیٹے کو بلا کر خوب ڈانٹا۔بڑے بیٹے نے کہا کہ بکری جھوٹ بول رہی ہے مگر کسان کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا۔بڑے بیٹے نے احتجاج کیا تو کسان نے جھوٹ بولنے کی پاداش میں اسے گھر سے نکال دیا۔بڑا بیٹا غصے سے پاؤں پٹختا ہوا وہاں سے چلا گیا۔اگلے دن منجھلے بیٹے کو بکری کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔منجھلا بیٹا بکری کو باغ میں لے جاتا اور بڑے بھائی کی طرح سارا دن اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلتا رہتا۔چند دن تک تو بکری نے دودھ کی مقدار بڑھا دی مگر پھر اس نے کم دودھ دینا شروع کر دیا۔کسان کی بیوی نے دوبارہ شکایت کی تو کسان نے بکری سے وہی سوال کیا۔بکری نے منجھلے بیٹے پر بھی چوری چوری دودھ پینے کا الزام لگا دیا۔کسان نے منجھلے بیٹے سے پوچھ گچھ کی تو وہ بڑا حیران ہوا۔اس نے بڑے بھائی کی طرح بکری کو جھوٹا قرار دیا اور دودھ پینے سے انکار کیا۔کسان نے منجھلے بیٹے کو بھی خوب ڈانٹا اور گھر سے نکال دیا۔بکری کی دیکھ بھال کی ذمہ داری اب تیسرے اور چھوٹے بیٹے کے سر پر آن پڑی۔اسے بکری کی الزام تراشی کا اچھی طرح پتہ تھا۔اس نے ایک ترکیب سوچی اور بکری کو لیکر باغ میں آ گیا۔ایک دو دن تک تو وہ بکری کی خوب نگرانی کرتا رہا کہ معلوم کر سکے کہ بکری کا دودھ کون چرا لیتا ہے؟ مگر وہ کوئی سراغ نہ لگا سکا۔بکری نے ایک بار پھر دودھ کی مقدار بڑھا دی۔کسان کو یقین ہو چکا تھا کہ اس کے دونوں بیٹے چوری چوری بکری کا دودھ پی جاتے تھے جس کی وجہ سے بکری کا دودھ کم ملتا تھا۔چھوٹا بیٹا چند دنوں بعد اپنے بھائیوں کی طرح کھیل کود میں مشغول رہنے لگا اور بکری کی دیکھ بھال سے لاپرواہ ہو گیا۔بکری نے جب یہ حال دیکھا تو اس نے دودھ دینا بالکل بند کر دیا۔کسان کو جب علم ہوا تو وہ بڑا پریشان ہوا۔اس نے
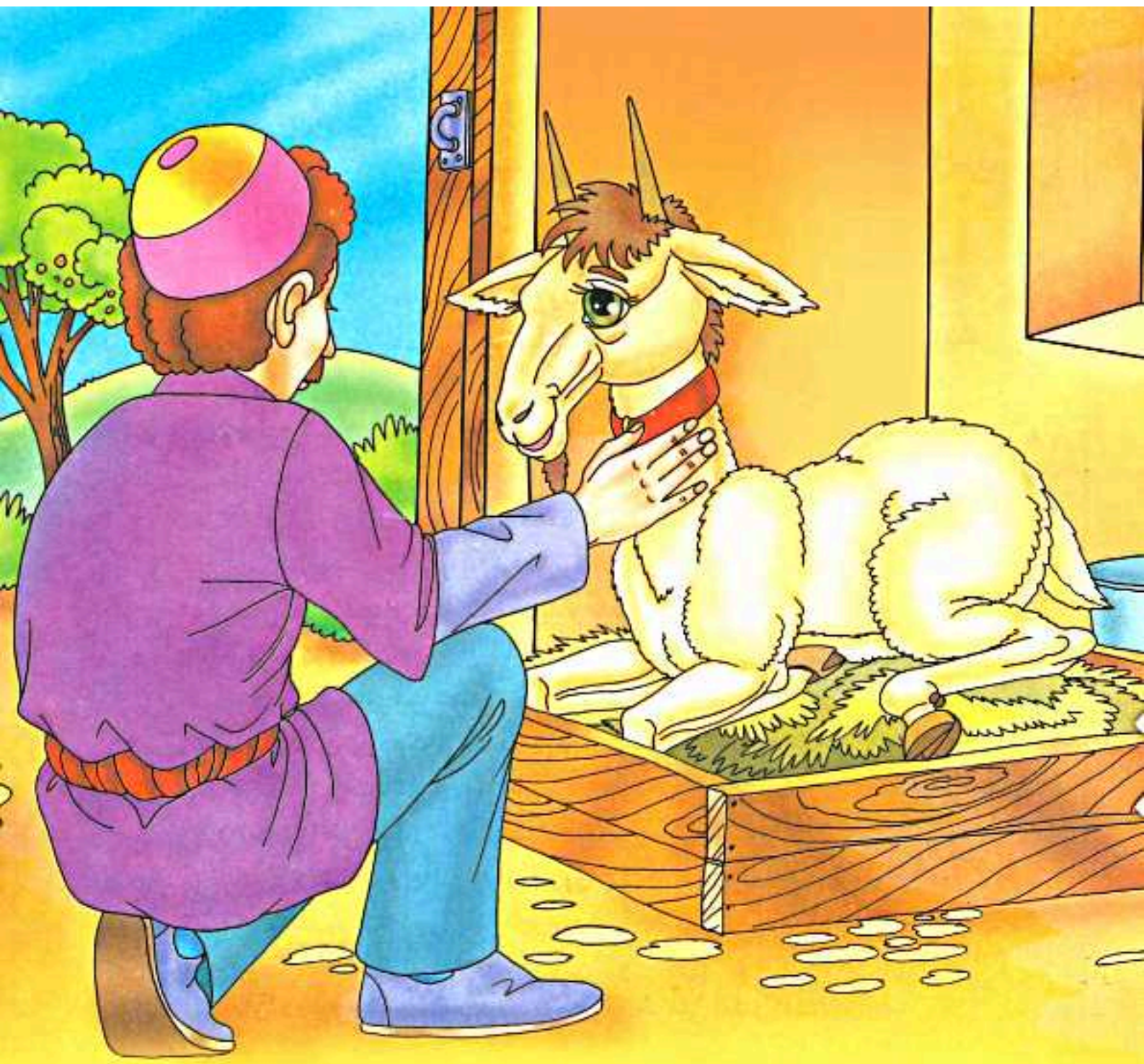
چھوٹے بیٹے کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ وہ بالکل سچ بتائے کہ آخر بکری کا دودھ کہاں جاتا ہے؟ چھوٹے بیٹے نے کہا کہ یہ سب بکری کی چال ہے۔ وہ ہم تینوں بھائیوں کو پسند نہیں کرتی ہے، اسی لئے ایک ایک کر کے وہ ہمیں گھر سے نکلوانے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ سارا دن گھاس چرتی رہتی ہے۔ اگر میری بات کا یقین نہ ہو تو آپ خود کوشش کر کے دیکھ لیں۔ کسان نے چڑ کر کہا کہ بکری تو ایک بے زبان جانور ہے اسے پسند اور ناپسند سے کیا لینا دینا۔ چھوٹے بیٹے نے کہا کہ آپ غصے کے بجائے تحمل سے کام لیں اور میری ترکیب کے

مطابق چھان بین کریں۔ سچ کا سچ اور جھوٹ کا جھوٹ سب سامنے آجائے گا۔ کسان یہ سن کر سوچ میں پڑ گیا۔ آخر ایسی کیا وجہ تھی کہ بکری اس کے بیٹوں کو ناپسند کرنے لگی تھی۔ اگلے دن کسان نے کھیت کے کام کو اگلے دن پر مؤخر کیا اور خود بکری لیکر باغ میں چلا گیا۔ اس نے بکری کو چرنے کیلئے آزاد چھوڑ دیا اور خود ایک درخت کے نیچے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ بکری آج اپنے مالک کے ساتھ باغ میں آئی تھی اس لئے بڑی خوش تھی۔ جب تھوڑی دیر گزری تو بکری نے دیکھا کہ اس کا مالک اس سے لاپرواہ درخت کے نیچے سو رہا ہے تو اسے بڑا غصہ آیا۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ وہ آج بھی کسان کو دودھ سے محروم رکھے گی۔ وہ پیٹ بھر کر گھاس
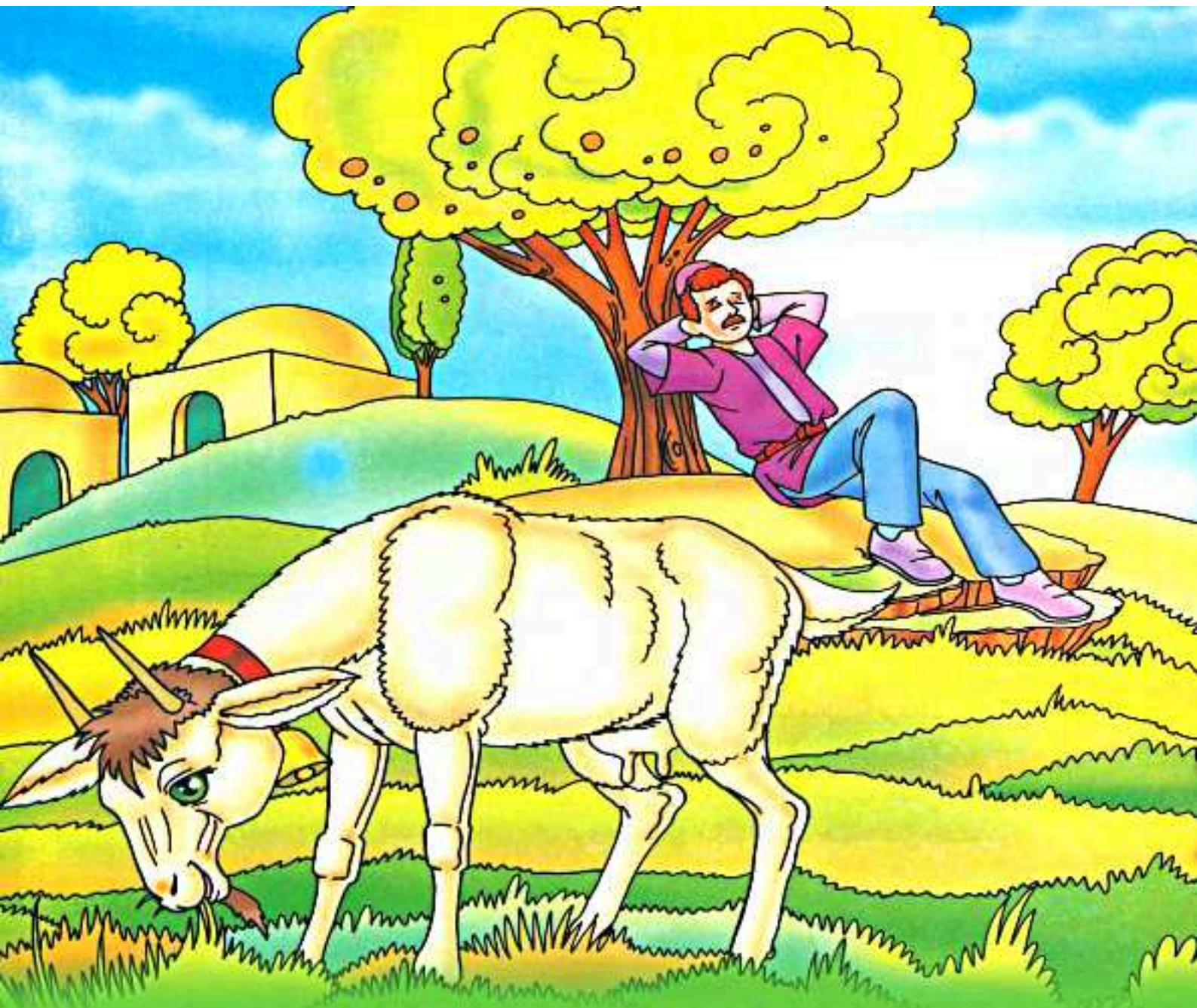
چرتی رہی اور ادھر ادھر اٹکھیلیاں بھرتی رہی۔ بکری کو معلوم نہیں تھا کہ کسان سویا ہوا نہیں تھا۔ وہ تو آنکھیں میچ
کر اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کی بھرپور نگرانی کر رہا تھا کہ کہیں کوئی اس کا دودھ تو نہیں چراتا۔ جب
شام ہونے لگی تو کسان اپنی جگہ سے انگڑائی لیتا ہوا اُٹھا اور بکری کو ساتھ لے کر گھر واپس چلا آیا۔ اس نے
بکری کو کھونٹے سے باندھا اور اپنی بیوی کو آواز دی کہ وہ دودھ دھولے۔ کسان کی بیوی نے کافی جتن کئے
مگر بکری نے ایک قطرہ دودھ نہیں دیا۔ کسان کی بیوی تھک ہار کر اُٹھ گئی اور کسان کو جا کر سب بتا دیا۔
کسان نے اگلے دو تین دن تک اپنا طرز عمل جاری رکھا۔ وہ بکری کو ساتھ لے جاتا اور درخت کے نیچے لیٹ
کر سونے کی اداکاری کرتا رہتا۔ بکری حسب ضرورت گھاس سے سیر ہو جاتی اور دودھ دینے سے بھی انکاری

رہی۔ کسان کو سب کچھ سمجھ آ چکا تھا۔ چھوٹے بیٹے کا کہنا سچ ثابت ہوا کہ دراصل بکری کو اپنی خدمت کرانے کی عادت ہو چکی تھی اور اپنی خدمت سے لاپروائی دیکھ کر نخرے کرتی اور دروغ گوئی سے کام لے کر دوسروں کو سزا دلواتی تھی۔ کسان ایک شام کو جب واپس گھر لوٹا تو اس نے دروازے سے ہی اپنی بیوی کو آواز لگائی۔ بیگم! آج کا دن اور دیکھ لو اگر بکری کا دودھ مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ کل صبح میں اسے قصائی کے پاس بیچ آؤں گا۔ دودھ کے بغیر یہ بھلا ہمارے کس کام کی۔ بکری نے جب یہ سنا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ اس دن تو اس نے اتنا دودھ دیا کہ گھر کے برتن بھی کم پڑ گئے۔ کسان یہ دیکھ کر خوب ہنسا اور اس نے اپنے دونوں لڑکوں کو واپس گھر بلا لیا اور ان کو بکری کی چالاکی سے آگاہ کیا۔ کسان اور اس کے لڑکوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ایسی بکری کو اپنے گھر میں ہرگز نہیں رکھیں گے جو جھوٹے الزام دوسروں پر لگائے اور آپس میں فتنہ پھیلائے۔ اگلے دن بکری کو فارم ہاؤس بھیج دیا گیا جہاں وہ سارا دن کھونٹے سے بندھی رہتی اور دودھ نہ دینے پر اسے خوب مارا پیٹا جاتا۔ نانی اماں نے اپنی کہانی مکمل کر کے گہرا سانس لیا اور بولیں۔ جب آدمی کسی دوسرے کیلئے گڑھا کھودتا ہے تو اکثر وہ خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔ بکری قصائی کی چھری سے تو بچ گئی مگر اس کی آزادی اور محبت بھرا ماحول اس سے ہمیشہ کیلئے چھن گیا تھا۔
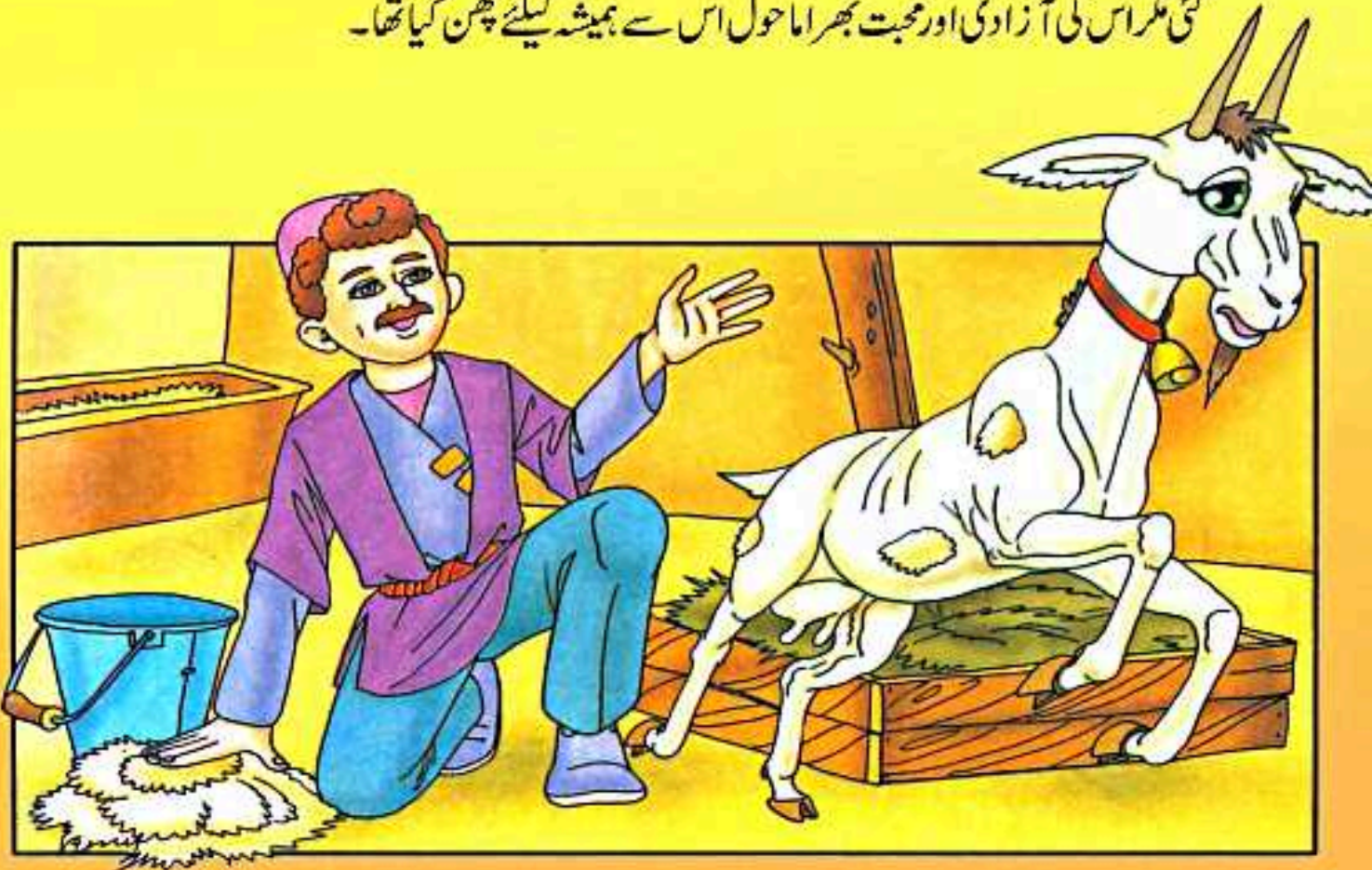
بچوں کیلئے دلچسپ اور رنگارنگ کہانیاں
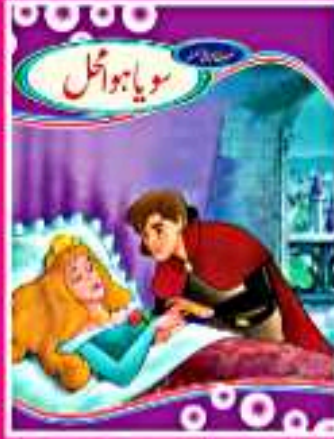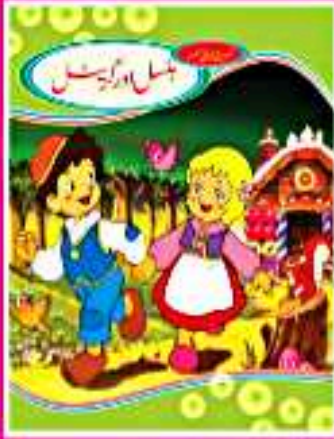
KID's OWN PUBLICATIONS
Urdu Bazar Lahore. Mob: 0333-4856306